عبداللطیف خالد چیمہ * شذرہ

چناب نگر میں تحفظِ ختمِ نبوت کا کام!

''ربوہ'' کے نام سے شائع ہونے والی کتاب میں عبدالرشید نامی قادیانی نے پیش لفظ میں لکھا ہے کہ'' دنیا میں پانچ اہم مراکز ہیں، مکہ، مدینہ، یروشلم، قادیان اور ربوہ۔''

ربوہ کے قرآنی لفظ سے قادیانی دنیا کو دھوکہ دیتے تھے چنانچہ ربوہ کو چناب نگر کا نام دینے کے پیچھے ایک طویل محنت مضمر ہے، خصوصاً حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمتہ اللہ علیہ نے دن رات ایک کر دیا! تب یہ معرکہ سر ہوا۔

اِبتدائی ربوہ (حالیہ چناب نگر) 1034 ایکڑ پر مشتمل تھا جو اب بڑھ کر تقریباً چار گنا رقبہ پر محیط ہے۔ قیامِ پاکستان کے بعد اکابر احرار نے قادیان کی طرح ربوہ میں بھی مسلم مرکز قائم کرنے کے لیے کوششیں کیں لیکن یہ سعادت اِبن امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاءالمحسن بخاری رحمتہ اللہ علیہ کے حصے میں آئی۔ 1975ء میں اِس مقصد کے لیے کام شروع ہوا اور 27 ر فروری 1976ء کو جانشین امیر شریعت حضرت مولانا سید ابومعاویہ ابوذر بخاری رحمتہ اللہ علیہ سرکاری پابندیوں کے باوجود رات کو ربوہ کے مضافات میں پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ نمازِ جمعہ سے قبل ''مسجد احرار'' کا سنگ بنیاد رکھا اور گرفتار کر لیے گئے۔ ربوہ کے ہر طرف پولیس نے ناکے لگائے، ہزاروں لوگوں نے مختلف مقامات پر نماز جمعہ ادا کی جنہیں پولیس نے نہ پہنچنے دیا۔ نمازِ جمعہ سے قبل سید عطاءالمحسن بخاری رحمتہ اللہ علیہ کسی حیلے سے پہنچنے میں کامیاب ہو گئے اور انہوں نے حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمتہ اللہ علیہ کی موجودگی میں خطبہ دیا، نماز جمعہ پڑھائی اور گرفتاری دے دی۔ میں گورنمنٹ کالج ساہیوال میں پڑھتا تھا اور اپنے ایک کلاس فیلو کے ساتھ دور دراز کا پیدل سفر کر کے موقع پر پہنچ گیا۔ مولانا ہزاروی تو پہنچ چکے تھے البتہ مولانا سید عطاءالمحسن بخاری کو آتے ہوئے میں نے دیکھا کہ وہ کس طرح پہنچے۔ ربوہ میں داخل ہونے کا یہ پہلا معرکہ تھا جو قادیان (اکتوبر ۱۹۳۴ء) کی طرح یہاں بھی احرار کے حصے میں آیا۔ پھر مسلمانوں اور مسلم تنظیموں کا آنا جانا شروع ہو گیا۔ 8 ر جنوری 1982ء کے 12 ر ربیع الاوّل کو مولانا اللہ یار ارشد رحمتہ اللہ علیہ، بھائی محمد عباس نجمی رحمتہ اللہ علیہ اور شاہد کاشمیری نے مسجد احرار سے جلوس نکال دیا، ایک تانگہ اور کچھ بچے، مذکورہ تینوں حضرات قیادت کرتے ہوئے اور نعرے لگواتے ہوئے اقصیٰ چوک، ایوان محمود، گول بازار سمیت کافی سارا ربوہ چھان مارا اور چند دیوانوں نے ربوہ کے ''قصرِ خلافت'' کو پریشان کر کے رکھ دیا۔ جلوس کے اختتام پر ملک ربنواز ایڈووکیٹ کا بیان ہوا، یہ سب کچھ اتنا اچانک تھا کہ بس اللہ تعالیٰ کی غیبی مدد نے ان کو اپنے حصار میں لیے ہوئے تھا۔ اگلا سال آیا تو 12 ر ربیع الاوّل کو علاقائی سطح پر جلوس کی شکل بن گئی

* (سیکرٹری جنرل مجلس احرار اسلام پاکستان)

اور پھر سال ہا سال تک ایک روزہ سالانہ ''سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس'' کا اہتمام ہونے لگا اور دور دراز سے ساتھی جوش و جذبے کے ساتھ شریک ہونے لگے۔ایک سال ایسا بھی ہوا کہ کانفرنس کی صدارت کے بعد حضرت خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ مسجد احرار سے روانہ ہونے لگے تو جلوس بھی روانگی کے لیے قطاریں بنا چکا تھا۔ میں نے حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے درخواست کی کہ جلوس شروع ہونے سے پہلے آپ دعا کرادیں،حضرت نے دعا کروائی اور جلوس روانہ ہوا۔دس بارہ سال قبل مارچ کی سالانہ ختمِ نبوت کانفرنس اور قمری حساب سے ربیع الاوّل قریب تر ہوگئے تو مشاورت کے بعد مارچ والی کانفرنس کو ربیع الاوّل والے پروگرام میں ضم کردیا گیا اور 11-12 ربیع الاوّل کو کانفرنس ہونے لگی۔12 ربیع الاوّل کو ظہر کے بعد ملک بھر سے آئے ہوئے فرزندانِ اسلام، مجاہدین ختمِ نبوت اور سرخ پوشانِ احرار جلوس نکالتے ہیں۔کانفرنس اور جلوس میں شرکت کرنے والوں کی تعداد گزشتہ سالوں میں توقع سے بھی بڑھ گئی ہے اور جگہ کم ہونے کے باعث انتظامات بھی کم پڑ جاتے ہیں۔جلوس خالص دعوتی و تبلیغی رنگ اختیار کر گیا ہے اور ''ایوان محمود'' کے سامنے زعماء احرار اور تحریک ختمِ نبوت کے رہنما قادیانیوں کو دعوتِ اسلام کا فریضہ ہر سال دُہراتے ہیں۔

کانفرنس و جلوس میں چناب نگر اور چنیوٹ کے گرد و نواح سے جو کارکن دن رات کام کرتے ہیں اُن کے اعزاز میں خطیب جامع مسجد احرار چناب نگر مولانا محمد مغیرہ کچھ دنوں کے فرق سے ایک ضیافت کا اہتمام تسلسل کے ساتھ کرتے چلے آرہے ہیں، کئی سالوں سے مولانا محمد مغیرہ نے اِس خواہش کا اظہار کیا کہ اِس موقع پر برادرم سید محمد کفیل بخاری اور راقم میں سے دونوں یا کم از کم ایک کا ہونا ضروری ہے کہ اس سے انتھک ساتھیوں کی تالیف قلب ہوگی چنانچہ 31 / جنوری 2014ء کو جماعت کے سینئر نائب امیر پروفیسر خالد شبیر احمد، سید محمد کفیل بخاری، میاں محمد اویس اور راقم چناب نگر پہنچے اور نماز جمعۃ المبارک کے بعد علاقہ بھر کے کارکنوں کی نشست سے پروفیسر خالد شبیر احمد اور سید محمد کفیل بخاری نے تاریخ احرار اور تحریک احرار میں کارکنوں کے کردار پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔انہوں نے کہا کہ احرار کا ماضی درخشندہ و تابندہ ہے اور بہت سے نشیب و فراز سے گزرنے کے بعد مجلس احرارِ اسلام کو نئے طور پر منظّم کیا جارہا ہے اور جماعت مستقبل میں تحفظ ختم نبوت کے حوالے سے دنیا بھر میں کردار ادا کرے گی۔راقم نے جو معروضات پیش کیں اُن کا خلاصہ یہ ہے!

'' جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے کام سے پناہ مانگی ہے جس کا آغاز تو اچھا ہو لیکن انجام اچھا نہ ہو'' الحمد للہ ہمارے کام کا آغاز اور تسلسل دونوں اچھے ہیں، اللہ کرے کہ انجام بھی اچھا ہو جائے اور ہم روز قیامت شفاعت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مستحق ہو جائیں۔حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ:

''اللہ کے بعد اگر کسی سے میں نے اُمیدیں وابستہ کی ہیں تو وہ یہی کارکنانِ احرار ہیں۔''

☆ احرار کارکنوں کو عقیدۂ ختمِ نبوت کے تحفظ کے لیے اِس علاقے میں زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے،

☆ اِمسال کانفرنس اور جلوس کے موقع پر جس جاں فشانی کے ساتھ کام کو منظّم کیا گیا بہت خوش آئند ہے اور آنے والے دنوں میں ان شاء اللہ تعالیٰ مزید بہتر نتائج سامنے آئیں گے۔

کارکنوں کے ساتھ میٹنگ اور ضیافت میں شرکت سے قبل جماعت کے مرکزی رہنماؤں کا ایک اعلیٰ سطحی اجلاس پروفیسر خالد شبیر احمد کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں سید محمد کفیل بخاری، میاں محمد اویس، مولانا محمد مغیرہ اور راقم نے شرکت کی۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ تحریکِ ختمِ نبوت مارچ 1953ء کے دوران لاہور سمیت ملک کے مختلف شہروں میں ریاستی جبر کا نشانہ بننے والے دس ہزار شہداءِ ختمِ نبوت کی یاد میں مارچ اور اپریل کے مہینوں میں ملک بھر میں ''شہداءِ ختمِ نبوّت کانفرنسوں'' کا انعقاد کیا جائے گا اور طے پایا کہ 2 ؍مارچ کو لاہور، 7؍مارچ کو چنیوٹ، 7؍اپریل کو گوجرانوالہ، 27۔28 مارچ کو چناب نگر، 3؍اپریل کو چیچہ وطنی، 24؍اپریل کو ملتان میں بڑے پیمانے پر ''شہداءِ ختمِ نبوت کانفرنسیں'' منعقد ہوں گی جن میں مختلف مکاتب فکر کے سرکردہ علماء کرام شرکت وخطاب کریں گے، اجلاس میں احرار کی ماتحت شاخوں کو ہدایت کی گئی کہ وہ مقامی وعلاقائی سطح پر کانفرنسوں کا اہتمام کریں۔

اجلاس میں طالبان کے ساتھ مذاکراتی عمل کو آگے بڑھانے اور فریقین پر زور دیا گیا کہ وہ ملک وملت کے وسیع تر مفاد کے لیے جنگ وجدل کی پالیسی ترک کر دیں اور امریکہ سمیت اپنے حقیقی دشمنوں کو پہچانیں، اجلاس میں مطالبہ کیا گیا کہ لاہور ہائی کورٹ میں کسی قادیانی جج کی ہرگز تعیناتی نہ کی جائے اور نبوت کے دعویدار اصغر کذاب کی عدالتی سزا کے عمل درآمد کے مسئلہ پر بیرونی دباؤ مسترد کر دیا جائے۔ اجلاس میں امتناع قادیانیت ایکٹ پر عمل درآمد نہ ہونے کی صورتحال اور قادیانی ریشہ دوانیوں کا تفصیل سے جائزہ لیا گیا اور فیصلہ کیا گیا کہ تعلیمی اداروں اور دینی مدارس کے طلباء کی فکری ودینی رہنمائی خصوصاً تحفظِ ختمِ نبوت کے حوالے سے تربیت کے لیے ملک بھر میں مختصر تربیتی کورسز کا اہتمام کیا جائے گا، نیز احرار کارکنوں کی جماعتی وتحریکی تربیت کے لیے علاقائی ومرکزی سطح پر تربیت گاہوں کا انتظام کیا جائے گا، شام کو فراغت کے بعد میں اپنے ساتھیوں رانا قمر الاسلام اور شاہد حمید کے ساتھ چیچہ وطنی کے لیے واپس روانہ ہوا۔

❁ ❁ ❁